سوال

جب لوگ شادی کرتے ہیں توشادی کے بعد عورت پرخاوند کی بات تسلیم اوراسے نافذ کرنا کیوں ضروری ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

مسلمان کے سامنے جب کوئی بھی حکم شرعی آجائے تواس پرواجب اورضروری ہے کہ اسے تسلیم کرے اوراس پرایمان لائے اگرچہ وہ اس کی حکمت کوجانتا ہویا اسے اس کا علم نہ بھی ہو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے ۔

اللہ تعالی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اورعورت کواللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا ، (یادرکھو) اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جوبھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا الاحزاب (36) ۔

اورمسلمان یہ یقین اورایمان رکھتا ہے کہ سارے کے سارے شرعی احکام حکمت بالغہ سے پرہیں ، لیکن ہوسکتا ہے کہ اس پراس کی حکمت مخفی رہی ہواوراسے وہ نہیں سمجھ سکا ، تواس وقت وہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ قصور تواس کے علم اورانسانی عقل کا ہے جوکہ قصور اورکمی وکوتاہی سے خالی نہیں ۔

اورجب مرد وعورت ازدواجی زندگی کے قالب میں جمع ہوتے اوراکٹھے زندگی گزارتے ہیں توان کی رائے میں اختلاف پایا جانا کوئی دور کی بات نہیں اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اختلاف رائے سے خالی ہوگی ، لھذا اس کےلیے ضروری ہے کہ کوئی ایسا فریق ہونا چاہیے جو اس معاملہ میں کمی کرے وگرنہ اختلافات زیادہ ہوجائيں گے اورآپس میں نزاع بڑھ جائے گا تواس لیے اس کشتی کا کوئی قائد اورکمان کرنے والا بھی ہونا چاہیے وگرنہ جب ملاحوں میں اختلاف پیدا ہوگیا تو یہ کشتی ڈوب جائے گی ۔

اس لیے شریعت اسلامیہ نے گھر میں بیوی پرخاوند کوحکمران بنایا اوراسے ذمہ داری اور مسؤلیت دی کیونکہ وہ غالبا عقل میں کامل ہوتا ہے تواس کا معنی یہ ہوا کہ عورت پرخاوند کی اطاعت کرنی واجب ہوئی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اوراس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34) ۔

اس اطاعت کے اسباب کئی ایک ہیں جن میں کچھ یہ ہیں :

اول :

اس لیے کہ مردوں میں اس مسؤلیت کونبھانے میں زیادہ قدرت پائی جاتی ہے ، جس طرح کہ مرد کے مقابلہ میں عورت بچوں کی پرورش اورگھر کے معاملات سنبھالنے میں زیادہ قدرت رکھتی ہے ، تواس طرح ہر ایک کےلیے موقع اورجگہ طبعی طورپر مقرر ہے ۔

دوم :

دین اسلام میں مرد عورت کے سارے اخراجات کا مکلف ہے کہ وہ اپنی بیوی پر تمام خرچہ کرے ، تو اس طرح بیوی پر واجب اور ضروری نہیں کہ وہ ملازمت کرتی پھرے اور نہ ہی اس پر رزق کمانا واجب ہے ، بلکہ اگر بیوی کی مستقل آمدنی بھی ہو یا پھر وہ غنی اور مالدار بھی ہو جائے تو پھر بھی خاوند پر ہی اس کے اخراجات کرنے واجب ہیں ، اور اس کی سب ضروریات بھی خاوند ہی پوری کرے گا ، تو اس لیے کہ خاوند خرچہ کی ذمہ داری نبھاتا ہے اسی لیے اسے ولایت اور حکمرانی دی گئی ہے ۔

اسی لیے ہم ان معاشروں میں خرابی دیکھتے ہیں جو اس قانون کی مخالفت کرتے ہیں ، اور مرد اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا ، اور نہ ہی بیوی اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے ، جب چاہے اپنے گھر سے نکل کر زوجیت کا گھونسلہ خالی کر کے چلی جاتی ہے ، اور اس کی اولاد ضائع ہوتی پھرتی ہے ، اور پھر وہ محنت و مشقت کرتی پھرتی ہے چاہے وہ اپنے گھر کے لیے ہی ہو ۔

اس معاملہ میں چند ایک اشیاء کا خیال رکھنا ضروری ہے :

اول :

عورت اپنے خاوند کی اطاعت کرنے پر اللہ تعالی کے ہاں ماجور ہے اسے اجرو ثواب حاصل ہوتا ہے ۔

دوم :

خاوند کی یہ اطاعت اللہ تعالی کی معصیت کے علاوہ باقی امور میں ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کسی بھی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کی جاسکتی)

سوم :

جس طرح خاوند کا بیوی پر حق اطاعت ہے تو اللہ تعالی نے خاوند کو بھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھا برتاؤ کرے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرة (228) ۔

تو خاوند اپنی بیوی پر خدمت لینے میں جورو ظلم سے کام نہیں لے گا اور اس پر ظلم بھی نہ کرے ، اور نہ ہی اس پر سخت اور بداخلاقی کے احکام چلائے گا ، بلکہ وہ اس کے معاملات میں حکمت و دانش مندی سے کام لے ، اور اسے ایسا کام کرنے کا کہے جس میں اس کی اور گھر کی بھلائی اور صلاح ہو اور اس کے ساتھ نرمی و شفقت کے ساتھ معاملات کرے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہوں) ۔

واللہ اعلم .

13661